فتاویٰ رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

1

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
پاکستان (۵۴۰۰۰)

بہارِ شریعت

جلد اوّل

حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ
اعظمی، رضوی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی

ممتاز اکیڈمی لاہور

کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو بتی۔ مسئلہ: لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی
ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔ مسئلہ: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا
عافنی اللھم اغفرلی اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اللھم اطعمنی اللھم زوجنی
مسئلہ: آہ۔ اوہ۔ اف۔ تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز
جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری ردالمحتار) مسئلہ: مریض کی
بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک 'کھانسی' جماہی' ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف
(درمختار)

مسئلہ: جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار) مسئلہ: امام کا پڑھنا پسند آیا۔ اس پر
آہ رے 'نعم' ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہی۔
ردالمحتار) مسئلہ: اگر پھونکنے میں آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا
ہوں جیسے اف تف تو مفسد ہے۔ (غنیہ) مسئلہ: کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ
کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی
ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں
نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یوہیں اگر محراب
وغیرہ میں لکھا ہوا ہے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد نماز ہے ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں
(ردالمحتار) مسئلہ: کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یوہیں اگر فقہ کی کتب دیکھیں اور
نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے لئے اسے دیکھا یا نہیں ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلاقصد ہو تو مکروہ بھی نہیں
(عالمگیری درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔ مسئلہ: صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز فاسد
ہوئی 'قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن شریف پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر
الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہئے۔ مسئلہ: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا
ہے عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ
نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ (درمختار)
مسئلہ: کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیہ) مسئلہ: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی اگرچہ
اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (درمختار) یوہیں گھٹنے یا ہاتھ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ:
کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے
تنگ عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ
ڈھانک لے اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔ مسئلہ: دو کپڑے ملا کر سئے ہوں ان میں استر ناپاک ہے اور ابرا پاک تو ابرے کی
طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے جب کہ اتنا باریک نہ ہو
کہ استر چمکتا ہو۔ (درمختار ردالمحتار) مسئلہ: نجس زمین پر چونا مٹی خوب بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طور

رسائلِ نعیمیہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار [illegible]

کے مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

نعیمی کتب خانہ [illegible]

شکل آئینہ حق نما بن جاوے گی کہ کچھ عرصہ بعد اس سے تصور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگا۔ پھر رب کی صفات پر دھیان جم جاوے گا جو اصل مقصود ہے۔

س۔ کیا تصور شیخ کی کچھ اصل ہے بھی یا محض صوفیا کی ایجاد ہے؟

ج۔ اس کی اصل یہ ہے کہ صحابہ کرام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور میں رہتے تھے۔ بعض دفعہ روایت کرتے ہوئے فرما دیتے تھے کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا میں حضور کو اب دیکھ رہا ہوں۔ اس تصور کو جمانے کے لئے حلیہ شریف مکمل طور پر بیان کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے قبر میں بھی اسی تصور کا امتحان ہوگا۔ کہ آخری سوال یہی ہوگا کہ تم اس کالی زلفوں والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جانتے ہو۔ اسی تصور کی کامیابی پر اس آخری امتحان کی کامیابی موقوف ہے۔

س۔ کیا تصور شیخ یا تصور رسول نماز میں بھی کرنا درست ہے۔

ج۔ شیخ کا تصور نماز میں عمداً نہ لایئے کہ یہ خشوع کے خلاف ہے۔ بلا مقصد آجانے پر پکڑ نہیں۔ مگر تصور رسول نماز میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ نماز حضور کی اداؤں کا نام ہے۔ جن کی اداؤں کی نقل کر رہا ہوں۔ ان کا خیال بھی ضرور رکھیے۔ نیز حضور کا نام شریف نماز میں آتا ہے۔ قرآن میں رسول نبی یا کر محمد رسول اللہ وغیرہ جگہ جگہ آرہا ہے۔ التحیات میں صاف طور پر نام شریف لے کر سلام عرض کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عین نماز میں حضور کا احترام کیا ہے۔ صدیق اکبر نماز پڑھا رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے مقتدیوں نے نماز میں تالی بجا کر حضرت صدیق کو تشریف آوری کی اطلاع دی اسی وقت صدیق اکبر مقتدی ہو کر صف میں تشریف لے آئے اور حضور درمیان نماز سے امام ہوئے (بخاری شریف) یہ تو تصور سے آگے بڑھ گیا۔

س۔ صوفیا مراقبہ کیوں کراتے ہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہے؟

ج۔ مراقبہ رقبہ سے بنا بمعنی گردن جھکانا۔ چونکہ مراقبہ میں گردن جھکائی جاتی ہے

مظہر العقائد

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶۔۵۔ای۔ ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

سوال:۔ شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا اور ان صفات کو اس میں قدیم سمجھنا، اس کو مستحق عبادت جاننا اور اپنا خالق و مالک تصور کرنا۔

سوال:۔ شرک اور بت پرستی کا آغاز کیوں کر ہوا؟

جواب:۔ خدا نے دنیا میں سلسلہ اسباب قائم کیا ہے۔ اس سلسلے میں اصل اور حقیقی مسبب کار فرما ہے۔ لیکن انسان بعض قوی الاثر اسباب سے اتنا متاثر ہو جاتا ہے کہ اصل مسبب نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ مثلاً آفتاب کہ انسانی منافع کے لئے پیدا کیا گیا لیکن انسان نے اسی کو خدا سمجھا یا ستارے کہ وہ حسن و زیبائی اور دوسرے بہت سے منافع کے لئے پیدا کیے گئے ہیں مگر انسان نے ان کی پرستش شروع کر دی۔۔۔۔ شرک کی اصل وجہ انسان میں غور و فکر کی کمی ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں ملکہ سبا کو جس طرح ہدایت کی اس سے یہ حقیقت عیاں ہے۔

سوال:۔ شرک اور ذرائع شرک کے بارے میں بھی کچھ بتا دیجیے؟

جواب:۔ شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱۔ کسی خاص شخص کی بزرگی اور عظمت کا اتنا قوی احساس کہ اس کو خدا سے غافل کر دے۔

۲۔ جو اعمال اور آداب خدا کے لئے مخصوص ہیں ان کو انسانوں کے لئے اختیار کرنا مثلاً سجدہ جو خدا کے لئے مخصوص ہے کسی انسان کے آگے کرنا۔

۳۔ جو صفات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں وہ کسی انسان میں بالذات تسلیم کرنا مثلاً انسان کو رازق اور خالق جاننا۔

۴۔ مصائب و آلام میں خدا اور محبوبان خدا کے علاوہ سحر و طلسم،

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر روضہ مبارک کا دروازہ مقدسہ بند کرنے کی بھی ضرورت اس حالت میں ہے
...اور نمازی کے خاص سامنے ہو اور بیچ میں چھڑی وغیرہ کوئی سترہ نہ ہو اور قبر اتنی قریب
...یہ خاشعین کی سی نماز پڑھیں تو حالت قیام میں قبر پر نظر پڑے اور اگر مزار مبارک
...کو ہے یا بیچ میں کوئی سترہ ہے اگرچہ آدھا گز اونچی کوئی لکڑی ہی کھڑی کردی ہو۔
...نمازی کی جگہ سے اتنی دور ہے کہ نمازی نیچی نظر کئے اپنے سجدے کی جگہ نظر جمائے تو
...تک نگاہ نہ پہونچے۔ تو ان صورتوں میں دروازہ بند کرنے کی بھی حاجت نہیں۔
...نماز بلا کراہت جائز ہے۔ تاتارخانیہ پھر فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ان کان بینہ و بین
...مقدار مالو کان فی الصلوۃ و یمر انسان لا یکرہ فھنا ایضا لا
...جامع مضمرات شرح قدوری پھر جامع الرموز شرح نقایہ پھر طحطاوی مراقی الفلاح و
...علامہ شامی میں ہے: لا تکرہ الصلوۃ الی جھۃ القبر الا اذا کان بین یدیہ
...لو صلی صلوۃ الخاشعین وقع بصرہ علیہ [2]

یہ قلب وہابیت پر کیسا شاق ہوگا کہ مزار مبارک بلا حائل بے پردہ صرف چار پانچ
...فاصلے سے عین نماز میں نمازی کے سامنے ہے۔ اور نماز بلا کراہت جائز۔ کیا فقہائے
...قبر پرست نہ کہیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ دو نیت فاسدہ نہ ہوں۔ یعنی نماز سے تعظیم قبر کا
...بجائے کعبہ نماز میں استقبال قبر کا قصد ایسا ہو، تو آپ ہی حرام، بلکہ معاذ اللہ بنیت عبادت
...تو صریح شرک و کفر۔ مگر اس میں مزار مقدس کی جانب سے حرج نہ آیا۔ بلکہ اس شخص کا
...ارادہ یہ فساد لایا۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ کوئی ناخدا ترس کعبہ معظمہ کے سامنے اس نیت سے
...ہے کہ وہ کعبہ کی طرف نہیں بلکہ وہ خود کعبہ کو سجدہ کرتا ہے۔ یا نماز تعظیم کعبہ کے لئے

---

[1] الفتاوی الہندیۃ الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ وما لا یکرہ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۱/۱۰۷
[2] مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی فصل فی بیان ... نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۹۶

پڑھتا ہے۔ ایسی نماز بیشک حرام اور بہ نیت عبادت کعبہ ہو، تو سلب اسلام۔ مگر اس میں کعبہ معظمہ کا کیا قصور ہے۔ یہ تو اس کی نیت کا فتور ہے، یونہی جو مزارات کے حضور ہے اور مزار مستور ہے یا نظر خاشعین سے دور ہے۔ تو فاسد نیت سے ماذور ہے اور تبرک و استمداد کی نیت سے ماجور ہے کہ نماز و نیاز کا اجتماع نور علی نور ہے۔

(فقیر احمد رضا قادری)

(الف: دبدبہ سکندری رامپور ۳۱/ مارچ ۱۹۱۳ء نمبر ۱۶، ج ۴۹)

(ب: فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ طبع لاہور ۷/ ۳۰۲ تا ۳۰۵)

جناب احمد حسین عرف منجھلا صاحب (پتہ درج نہیں ہے)

از بریلی (۱)

۹/ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ

گرامی برادرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

اگر گوبر بالکل دھل گیا، اس کے بعد کا پانی ٹپکا، تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر غالباً ابھی بارش میں اس کی امید کم ہے۔ اور اگر گوبر باقی تھا اور ٹپکے ہوئے پانی میں اس کا رنگ یا بو تھی تو بیشک ناپاک ہے اور اگر رنگ و بو کچھ نہ تھا۔ تو اگر یہ پانی اس حالت میں ٹپکا کہ بارش ہنوز ہو رہی ہے۔ اور مینھ کا پانی رواں تھا تو ناپاک نہیں اور مینھ برس چکا تھا، تو ناپاک ہے۔ والمسئلۃ فی الھندیۃ وغیرہا والسلام

(فقیر احمد رضا قادری)

(فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ طبع لاہور ۳/ ۲۷۱، ۲۷۲)

جناب ایم قادر غنی صدر مدرس مسلم ایسوسیشن رنگون برما

از بریلی (۱)

۲۸/ مئی ۱۹۰۹ء

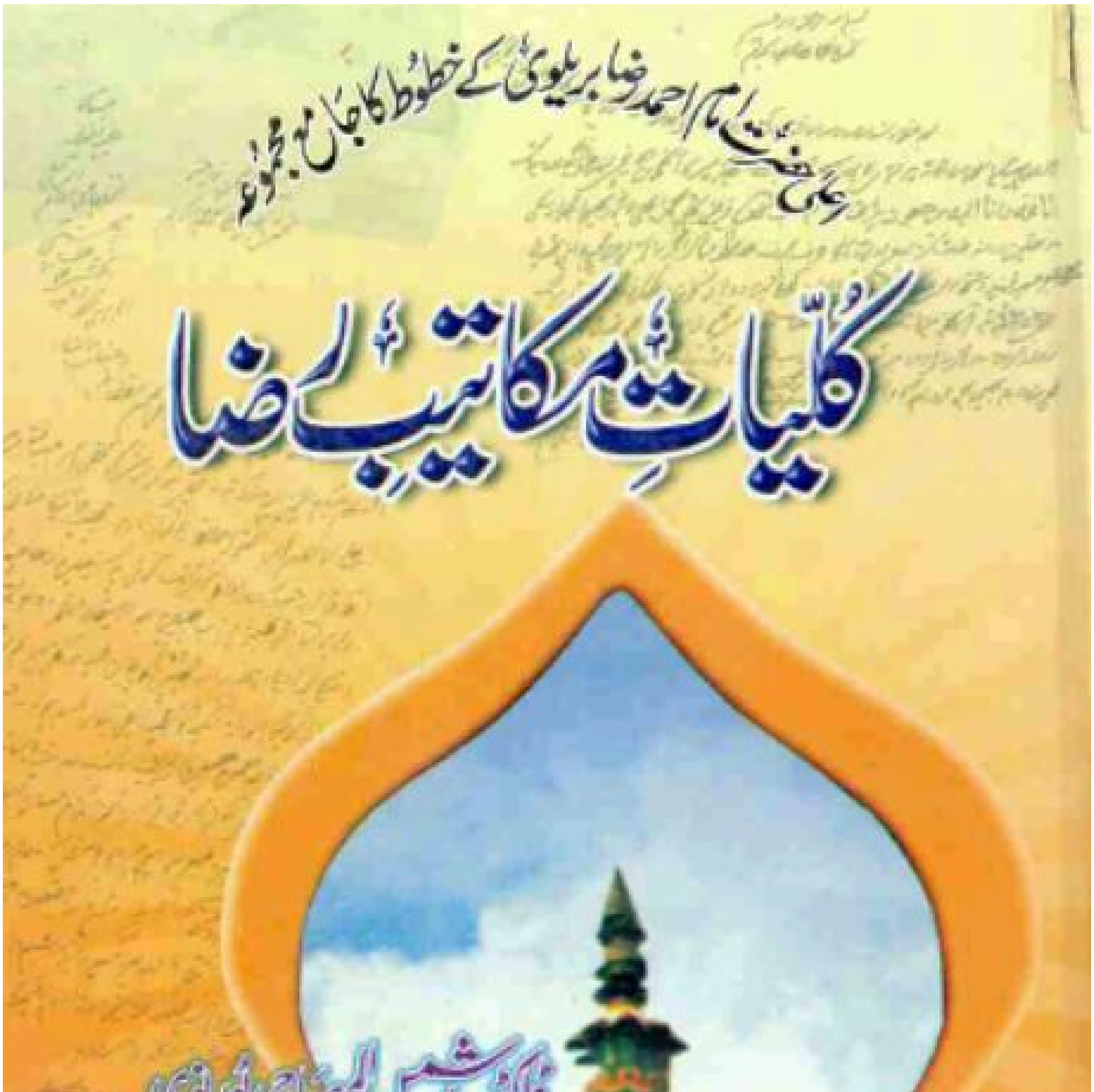

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے خطوط کا جامع مجموعہ

کلیاتِ مکاتیبِ رضا

ڈاکٹر شمس مصباحی پورنوی

(انڈیا)

مکتبہ بحر العلوم ◦ مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی امور پر لاجواب کتاب

مظہر العقائد

مؤلف

مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز

شاہی امام مسجد جامع فتحپوری۔ دہلی

مع اضافاتِ جدیدہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی مظہری

ایم۔ اے گولڈ میڈلسٹ پی ایچ ڈی

ناشر

ادارہ مسعودیہ ۲/۵۰۶۔ ای، ناظم آباد، کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریۂ پاکستان۔ ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

WWW.NAFSEISLAM.COM
۱۵۰
عطاری
6002972
حلقہ شرق

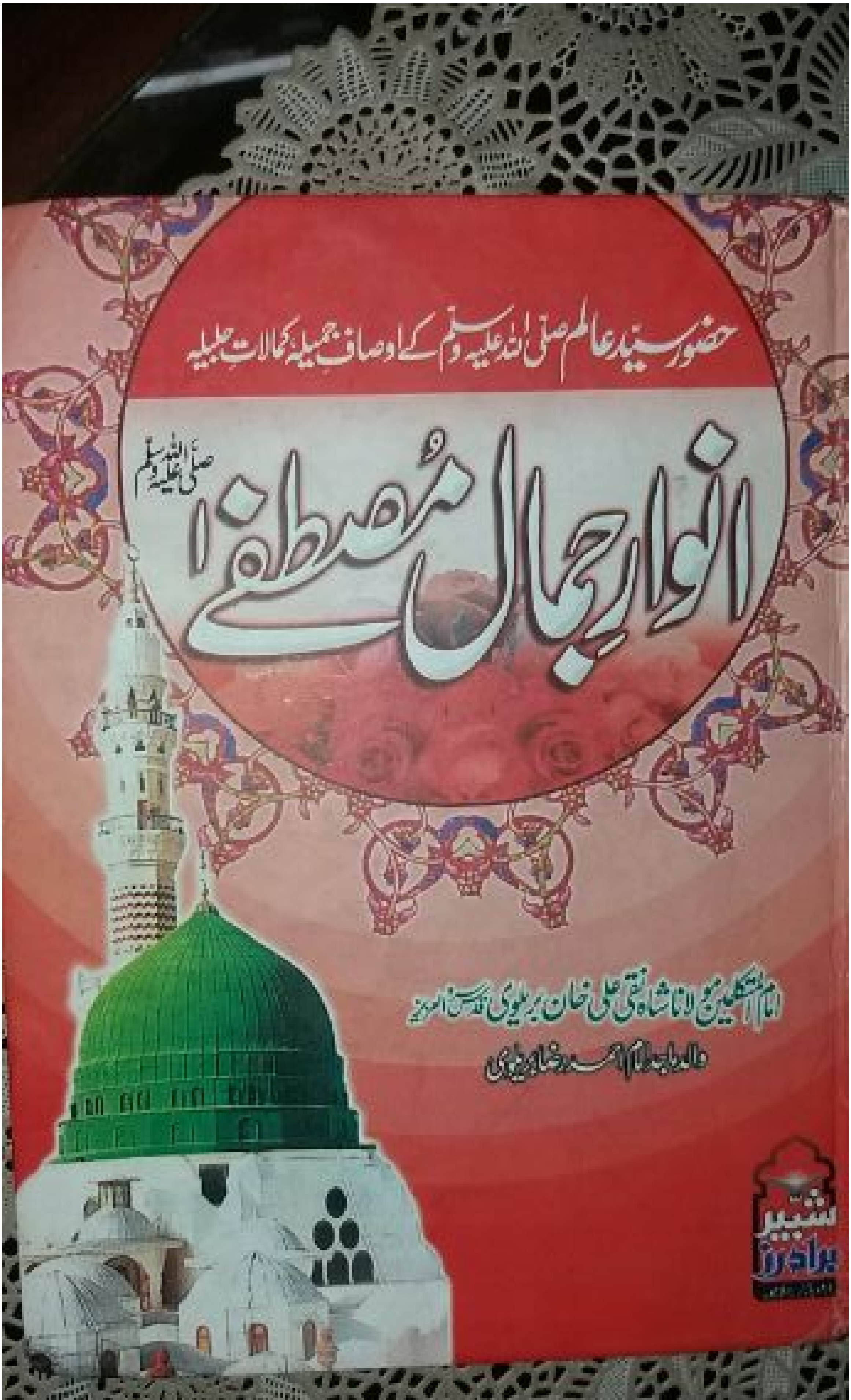
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کمالات جلیلہ
انوار جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی قدس سرہ العزیز
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی
شبیر برادرز

واسطے اقامت ذکر خدا کے فرض ہوئے پس جبکہ تیرے دل میں عظمت وہیبت مذکور کی کہ مقصود و مطلوب ہے نہیں تیرے ذکر کی کیا قیمت ہوگی اے عزیز مقصود اصلی حضور قلب ہے قال اللہ تعالیٰ اقم الصلوٰۃ لذکری اور ارشاد ہوتا ہے ولا تکن من الغافلین بعض علماء کریمہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ ○ کی تفسیر میں کہتے ہیں ساہون وہ لوگ ہیں جو نماز میں نیت حاضر نہیں کرتے پس بندہ کو لائق ہے کہ نیت کو درست کرے اور دل کو حاضر اور لباس خشوع بدن میں پہنے اور تاج خضوع سر پر رکھے اور کمال ذوق وشوق سے دربار کی طرف متوجہ ہو مگر سایۂ آفتاب کے حضور نہیں جا سکتا اور خاک تنادہ اپنے حیز اصلی سے عروج نہیں کر سکتی اُس جناب تک کس طرح پہنچے ناچار کعبہ کی طرف کہ ناف زمین ہے اور زمین مبداء اس کا ہے توجہ کرتا ہے ہاں دل عالم امر سے ہے وہ اُس عالم کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے پس قبلۂ جسم خاکی کا کعبہ اور قبلۂ روح علوی کا صاحب کعبہ ہے بندہ کو لازم ہے کہ جس طرح ہر طرف سے مونہہ موڑ کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسی طرح اغیار سے انقطاع کلی کر کے دل اپنا قبلۂ حقیقی کی طرف متوجہ کرے کہ جس طرح مونہہ قبلہ سے پھیرنا اور چپ و راست دیکھنا صورت نماز کو فاسد کرتا ہے اُسی طرح دل کو اُس طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کو باطل کر دیتا ہے لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اُسے اپنی ہم کلامی سے مشرف فرما دے اور وہ عین اُس حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اُس کی طرف متوجہ ہیں ایک کناسہ کی طرف دیکھنے لگے یا اُس سے کوئی چیز مانگے وہ مردود بارگاہ ہے قابل اس کے ہے کہ بادشاہ کمال سرزنش کے ساتھ اُسے دربار سے نکلوا دے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب دوسرے کی طرف التفات کرتا ہے پروردگار بھی اُس سے اعراض فرماتا ہے علماء کہتے ہیں عجب ہے اُس کے حال پر کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو اور اُس سے باتیں کرتا ہو اور پھر غیر کی طرف التفات کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو علم المصلی مع من یناجی ما التفت الی غیرہ جو شخص جانتا ہے کہ یہ وقت مناجات اور ملاقات کا ہے وہ غیر کی طرف کب التفات کرے گا اے عزیز مجنوں کو وصل لیلیٰ کا وعدہ دیتے سلطنت سلیمان علیہ السلام اور ملک سکندر اس بشارت کے صلہ میں دیتا اور دنیا اور مافیہا اگر اُس کے قبضہ میں ہوتے نثار کرتا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے باتیں کرتے ہوتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہو جاتا گویا وہ ہم کو نہیں پہچانتے اور ہم انہیں نہیں جانتے غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا صلیت صلاۃ فصل صلوٰۃ المودع یعنی اپنے نفس کو اور خلق کو وداع کر یا دنیا و مافیہا اگر تیرے قبضہ میں ہو خدا کو سونپ کر جو شخص کسی امین کو امانت سونپتا ہے وہ اُس کی فکر کا ہو رہ کسی سے کام نہ رکھ یعنی جس وقت نماز پڑھ کسی کا خیال اور کسی بات کی فکر دل میں نہ لا اور سب کو حوالۂ خدا کر تبتل الیہ تبتیلا جس کو محبوب نے اپنا مکالمہ و مناجات سے مشرف فرمایا سلطنت ہفت کشور اور دولت ربع مسکون اُس کے نزدیک پر پشہ سے کم ہے اور جو قرب یہ مقام غلبۂ ذوق وشوق کا ہے پیشوا اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ نماز میں سینۂ مبارک سے جوش دیگ کی

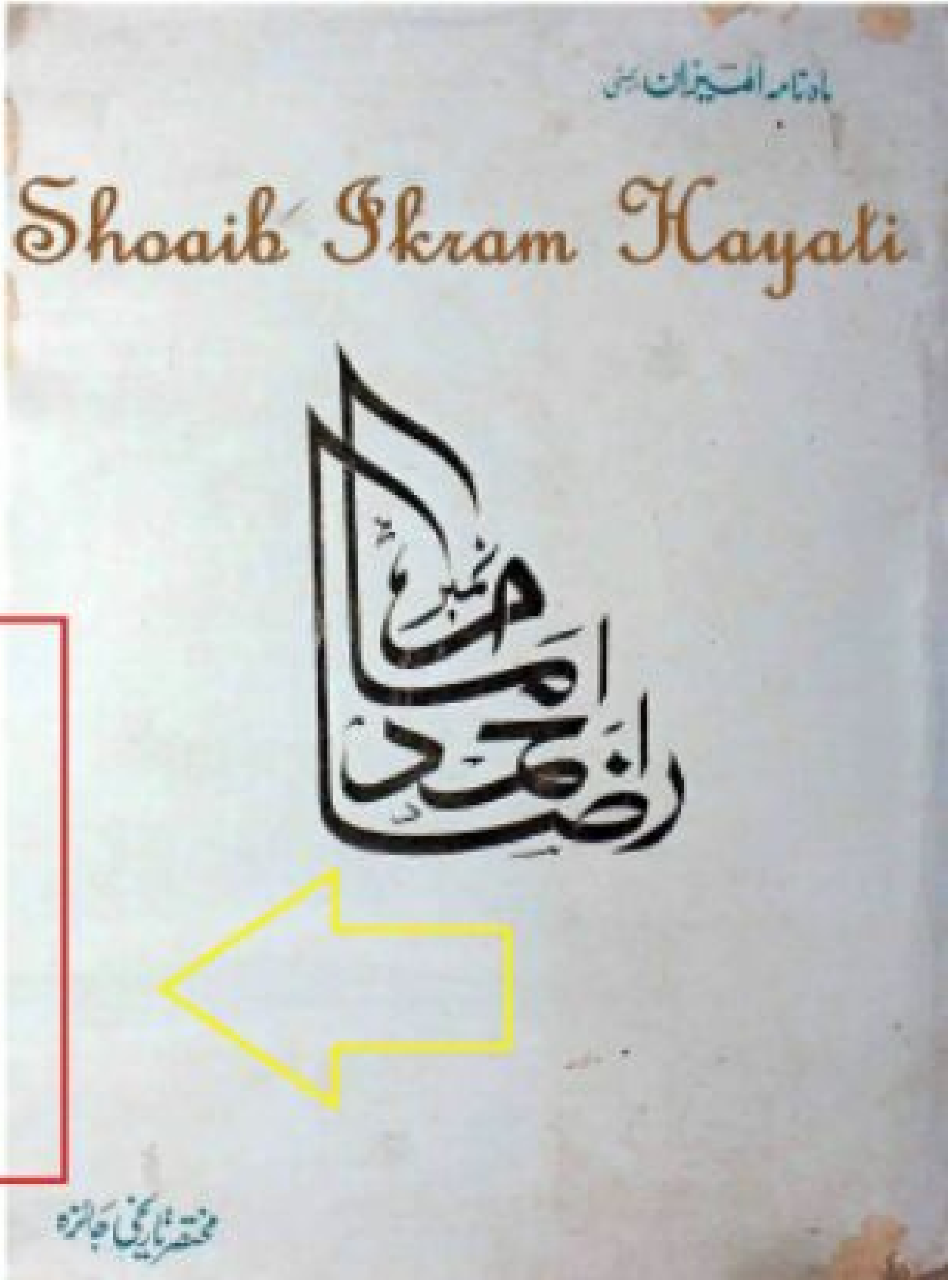
Shoaib Ikram Hayati
امام احمد رضا
مختصر تاریخی جائزہ

بریلویوں کا اقرار کہ شاہ اسماعیل شہید کی صراط مستقیم کی عبارت میں تاویل ممکن ہے۔

امر ثالث: ۔ مولوی حق نواز صاحب کے جواب کا اس دفعہ بھی درحقیقت مدار اسی سابقہ گھسی پٹی دلیل پر ہے کہ ''مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر نہیں کہا'' لہذا ثابت ہوا کہ عبارت بے غبار ہے حالانکہ یہ خود فریبی ہے۔ قائل کو کافر نہ کہنا اور چیز ہے عبارت کو کفریہ نہ کہنا دوسری چیز ہے۔ انہوں نے اس ابو الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے وجوہ کفر اس کی عبارات میں گنوائے ہیں۔ (لہذا) وہ اس کی عبارت کو بہر حال کفریہ سمجھتے ہیں اور کتب عقائد میں لزوم کفر کا کفر نہ ہونا اور التزام کفر کا کفر ہونا (صراحتا) مذکور ہے اگر مولوی صاحب نے وہ نہ پڑھی ہوں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ اور ہم نے (الکوکبۃ الشہابیہ) سے اس عبارت کا کفر ہونا واضح کر دیا ہے۔

جو مثالیں مولوی صاحب نے بیان کی اور جسارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذکر کی ہیں یعنی جھوٹا، مجنون، بدذات (نعوذ باللہ من ذالک) ان کا اعلیٰ حضرت کی اس عبارت سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے تو صرف (صراط مستقیم) کی عبارت کے متعلق یہ فرمایا کہ ایسی عبارت اس قسم کے لوگ ہی بول سکتے ہیں اہل اسلام کو ایسے الفاظ منہ سے نکالنے کی جرأت کہاں ۔۔۔۔۔ مگر اسمٰعیل دہلوی کے فرزند نے قدم اور آگے بڑھا دیا ہے۔

نیز! انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ پنڈت جو گالی دیں وہ کافر نہیں ہوں گے یا پنڈتوں کی ہر طرح کی گالیوں کی طرح جو شخص گالیاں دے وہ کافر نہیں ہوگا پیغمبر کی تکذیب بہر حال کفر ہے اور کوئی بدذات اور بداصل اگر ان کے متعلق یہ لفظ استعمال کرے گا تو بالکل کافر ہوگا۔

یہاں فقط اس عبارت میں بحث ہے جو (صراط مستقیم) میں ہے اور اس میں تاویل کی گنجائش ہے لہذا عبارت باعتبار مفہوم کے کفریہ ہے مگر قائل کو ازراہ احتیاط کافر نہیں کہیں

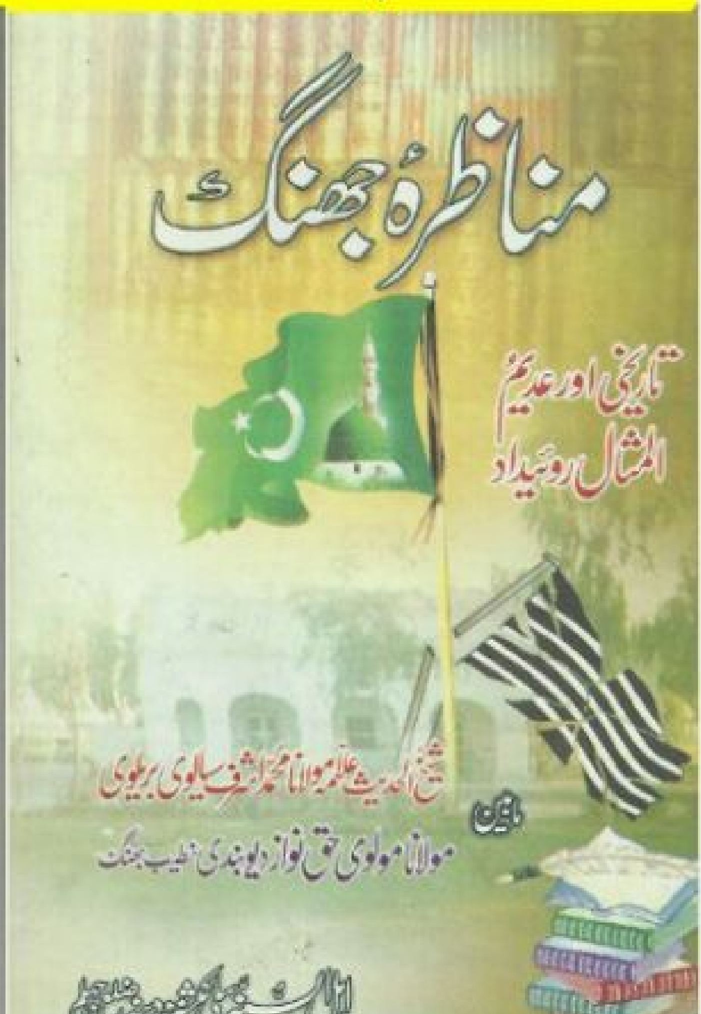

بہارِ شریعت

جلد اوّل

حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

اعظمی، رضوی، سُنّی، حنفی، قادری، برکاتی

ممتاز اکیڈمی لاہور

کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو گئی۔ مسئلہ: لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا
ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔ مسئلہ: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے مثلاً
عافنی اللّٰھم اغفرلی اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اللّٰھم اطعمنی اللّٰھم زوجنی
مسئلہ: آہ۔ اوہ۔ اف۔ تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز
جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری ردالمحتار) مسئلہ: مریض کی زبان سے
بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔
(درمختار)

مسئلہ: جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار) مسئلہ: امام کا پڑھنا پسند آیا۔ اس پر رونا
آرہے، نعم، ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہی۔
ردالمحتار) مسئلہ: اگر پھونکنے میں آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا
ہوں جیسے اف تف تو مفسد ہے۔ (غنیۃ) مسئلہ: کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ
کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوئی
ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں
نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یوہیں اگر محراب
وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد نماز ہے ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار
ردالمحتار) مسئلہ: کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور
نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے لئے اسے دیکھا یا نہیں ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلاقصد ہو تو مکروہ بھی نہیں
(عالمگیری درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔ مسئلہ: صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ
ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن شریف پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر
الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہئے۔ مسئلہ: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا
ہے عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ
نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ: کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیۃ) مسئلہ: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ
اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (درمختار) یوہیں گھٹنے یا ہاتھ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ: ستر
کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اگلی صف
تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ فوراً
ڈھانک لے اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔ مسئلہ: دو کپڑے ملا کر سلے ہوں ان میں استر ناپاک ہے اور ابرا پاک تو ابرے کی
طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے جب کہ اتنا باریک نہ ہو
کہ استر چمکتا ہو۔ (درمختار ردالمحتار) مسئلہ: نجس زمین پر چونا مٹی خوب بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طور

الا اذا احتاجت بتکریر او عمل کثیر درمختار۔ الظاهر ان الفضيلة اداءها [illegible]

[illegible]

(ج) اگر امام کسی شخص کی خاطر اپنے کسی علاقہ یا خوشامد کے لیے منظور ہو تو ایک بار تسبیح کی قدر بھی بڑھانا ہرگز جائز نہیں بلکہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو اس امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے کہ نماز میں اتنا عمل اس نے غیر خدا کے لیے کیا اور اگر خاطر و خوشامد منظور نہیں بلکہ عمل حسن پر مسلمان کی اعانت،

واپس اس صورت میں واضح ہو گی ہے کہ اس آنے والے کو نہ پہچانے یا پہچانے مگر اس کا کوئی تعلق خاص اس سے نہ ہو [illegible] ہو تو رکوع میں ایک تسبیح کی قدر بڑھا دینا جائز بلکہ اگر حاجت ہو کہ ابھی سر اٹھائے لیتا ہے تو وہ رکوع میں شامل ہونے [illegible] میں پڑھ جائے گا تو بڑھا دینا مطلوب اور جو ابھی نماز میں نہ ملے گا مسجد میں آیا ہے وضو وغیرہ کرے گا یا انتظار کر رہا ہے اس کے لیے [illegible] بڑھانے بلکہ اگر بڑھانا موجب ثقل حاضرین ہو گا تو سخت ممنوع و ناجائز

[illegible] فی الکتب بسطها الشامی فی صفة الصلوٰة [illegible]

(د) تسبیح پڑھنا بھول گیا یا کچھ پڑھنے پایا تھا کہ قنوت کے لیے رکوع [illegible] پھرنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کے لیے قیام کی طرف عود کیا تو گنہگار ہوگا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے ۔ درمختار میں ہے۔

ولو نسى القنوت ثم تذكره في الركوع لا يقنت فيه لفوات محله ولا يعود الى القيام [illegible] وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته [illegible] لزواله عن محله [illegible] اقول وقوله ولم يعد الركوع [illegible] لانه لم ينتقض بالعود للقنوت لكن لو اعاده فسدت [illegible] زيادة ما دون ركعة لا تفسد ثم لا يكفيه [illegible] السجدة [illegible] الركوع [illegible] الاعادة سجد للسهو [illegible]

[illegible]

rekhta.org

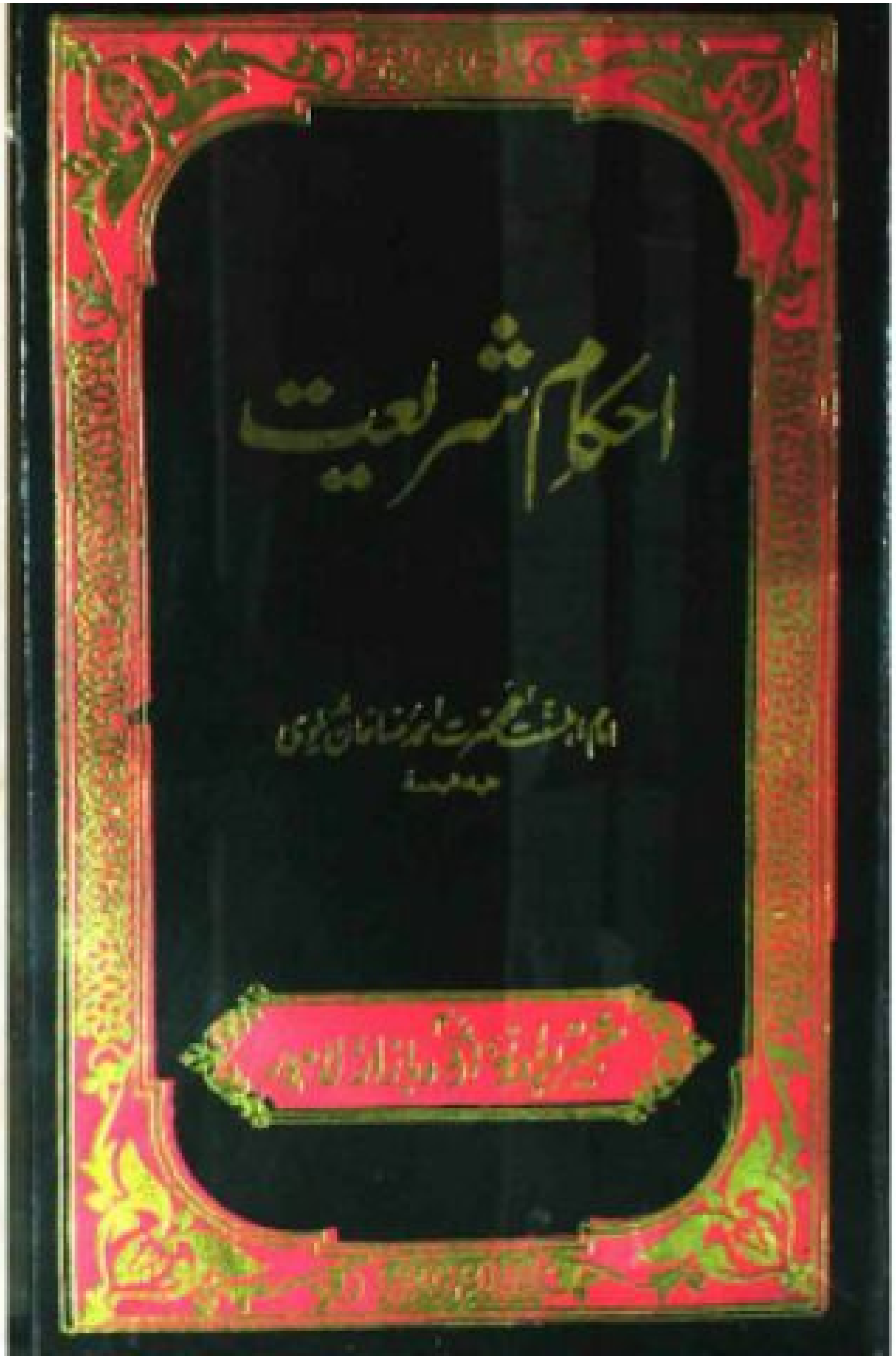

نعوذ باللہ اسماعیل شہیدؒ کے نزدیک نماز میں حضورﷺ کا خیال آ جانا، بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے

اس سے پہلے کہ کچھ اصل عبارت یا اس کی تشریح ومفہوم کا ذکر کریں۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جس انداز سے معترضین اس بہتان کو پیش کرتے ہیں بیان کر دیں۔

''نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں آنحضرتﷺ کا خیال مبارک آ جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ان کے نزدیک نماز میں حضورﷺ کا خیال آ جانا، بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے وغیرہ وغیرہ''

یہ ہے وہ بہتان عظیم جو جھوٹی شہرت حاصل کرنے والے بریلوی ملاں، مولانا شہیدؒ پر لگایا کرتے ہیں۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

تحقیقی جواب

اس اعتراض کی بنیاد سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ''صراط مستقیم'' پر رکھی جاتی ہے۔جس کو لکھنے والے شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ ہیں اور یہ حصہ ثانی شاہ اسماعیل شہیدؒ کا لکھا ہے۔صراط مستقیم کا موضوع تصوف ہے۔اور اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی اصطلات کی وضاحت کی گئی ہے۔جو انہوں نے تصوف کے بارے میں لکھی ہیں۔

اصل عبارت

ترجمہ: تمام وسوسے ایک درجے کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق مراتب ہوتا ہے۔چنانچہ زنا کا وسوسہ اپنی بیوی کی مجامعت سے زیادہ بُرا ہے۔اور اپنی تمام تر توجہ کو ہر طرف سے پھیر کر اپنے شیخ یا کسی

اور بزرگ ہستی گو رسالت مآب ﷺ ہی کیوں نہ ہوں۔لگالینا، گاؤخر یعنی حضرت حق (اللہ) سے غافل کرنے والی دوسری چیزوں کے خیالات میں ڈوب جانے سے بچند مراتب مضر ہے۔کیونکہ انسان کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی عظمت ومحبت ہی دل میں ہوتی ہے۔بلکہ انسان خود بھی برا اور ذلیل وحقیر سمجھتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں وہ ان لغویات خیالات وساوس کو خود ہی دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔اور حق تعالٰی کی طرف اپنی توجہ کو پھر صحیح اور استوار کرتا ہے۔جو نماز کا حقیقی منشا ہے۔بخلاف اس کے کہ نماز میں اپنے مرشد یا کسی اور بزرگ کی طرف ''صرف ہمت'' یعنی اپنی طبیعت اور ذہن کو ہر طرف سے پھیر کر حتی کہ حق تعالٰی کی طرف سے بھی ہٹا کر کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے شیخ یا کسی اور مکرم ومعظم ہستی کی طرف لگایا جائے۔تو یہ بہ نسبت عام وسواس سے زیادہ مضر ہے کیونکہ اول تو اس میں اپنے مقصد سے حق تعالٰی کی طرف سے توجہ کو منقطع کرنا ہوتا ہے۔جو مقصد نماز کے بالکل خلاف ہے۔اور ثانیاً یہ کہ انسان بالخصوص نمازی مسلمان کے دل میں ان واجب الاحترام ہستیوں کی انتہائی عظمت ومحبت ہوتی ہے۔لہذا جب وہ نماز میں ان سے لو لگائے گا اور شغل برزخ کی مذکورہ بالا شکل کے مطابق ان کی صورت میں دل جمائے گا۔تو وہ مقدس اور محبوب صورت دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائیگی۔اور تعظیم وتکریم کے وہ جذبات جو اس وقت اللہ سے ہونے چاہیے تھے اس مقدس ہستی کی اس خیالی صورت سے وابستہ ہو جائیں گے۔بلکہ بالقصد کر دیئے جائیں گے اور اس نماز میں جو سراسر اللہ تعالٰی کی تعظیم واجلال کا مرقع ہے۔غیر اللہ کی تعظیم کو مقصود اصلی بنا کر اسے شرک تک لے جاتا ہے پس اس واسطے نماز میں ''تمام طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے بزرگ کی طرف لگانا'' عام دنیاوی جیسے فارسی کی تمثیل میں گاؤخر کہتے ہیں۔وساوس سے زیادہ مضر ہے۔

محترم قارئین! یہ ہے وہ عبارت جس پر طوفان برپا کیا گیا ہے اور کفر کے فتووں کی بوچھاڑ کی گئی

ہے۔ مولانا نے نماز میں صرف ہمت کو مستغراز گاؤ خر کہا ہے۔

وضاحت

ا۔ بلا شبہ متشابہات کی نگہداشت، صیغے کی پہچان، قرآن پر غور و خوض، الفاظ کی ترکیب قرآن سے مسائل کا استخراج، شیخ یا نبی کا تصور، ملائکہ کی ملاقات کی آرزو، سب چیزیں جائز ہی نہیں بلکہ نوافل سے بھی زیادہ باعث ثواب ہیں۔ لیکن نماز میں رب العزت سے اپنی توجہ ہٹا کر ان کی طرف لگا لینا کامل نماز کے لئے گاؤ خر (بیل، گدھے) سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں۔ ان کا تصور (ہمت) گاؤ خر سے اس لئے برا ہے کہ نمازی کو جب نماز کا خیال آئے گا، بیل گدھے کے خیال کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس کے مقابلے میں شیخ کا تصور، اور مسائل غریبہ کا استخراج وغیرہ چونکہ وہ بالا رادہ کرتا ہے۔ اس لئے ان سے توجہ ہٹا کر خدا کی طرف نہیں کرے جو اصل نماز ہے۔

۲۔ اس میں رحمت کائنات ﷺ کی شان عظمت کا بیان ہے کہ اگر نماز میں انکی طرف تمام تر توجہ جمادی جائے تو انکی ہی شان ہے کہ عظمت و مقام و شان و مرتبہ کی طرف وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہ رہے گی جو آپ کے حسن و جمال و خوبصورتی اور دل نشین حالات کتب حدیث میں ہیں بندہ انہی میں کھو کے رہ جائے گا۔ اور نماز سے توجہ آدمی کی بالکل ہٹ جائیگی۔ جبکہ گدے بیل میں یہ کشش کہاں چاہے بندہ کتنی ہی کوشش کرلے

۳۔ آدمی بات تو زید سے کر رہا ہو اور تمام تر توجہ عمر کی طرف ہی رکھے تو یہ بات زید کو پسند نہیں ہوگی۔

اسی طرح **المصلی یناجی ربہ** نمازی خدا سے سرگوشی کرتا ہے۔

اور تمام تر توجہ رحمت کائنات ﷺ کی طرف رکھے تو یہ خدا کو کیسے پسند ہوگا۔

ہاں التحیات میں توجہ خدا کی طرف رکھتے ہوئے ہی ضمناً توجہ رحمت کائنات کی طرف بھی ہوگئی تو یہ ایسی

توجہ نہیں ہوگی کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ وخیال کو ذہن سے نکال دیا جائے۔

۴۔ اسکی مثال ایسے کہ آپ کسی عازم حج سے کہیں کہ آپ روضہ پاک نہ جائیں بعد میں جائیں کہ آپ کے لیے پہلے زیارت کرنا مضر ہوگا۔ کیونکہ آپ کے قلب کا اشتیاق ومحبت اتنا ہے کہ اگر آپ گئے تو آپ تو وہیں کے ہو کے رہ جاؤ گے۔ نہ عرفات میں ٹھہرنا ہوگا نا مزدلفہ میں جانا ہوگا اور ارکان حج فوت ہو جائیں گے۔ آپ بجائے مدینہ طیبہ کے کسی ہوٹل میں ٹھہر جائیں۔ یہ بات آپ ﷺ سے قلبی محبت کا پتہ دیتی ہے نہ کہ گستاخی کا۔

۵۔ رحمت کائنات ﷺ کا خیال مبارک نماز میں لاکر تمام تر توجہ ادھر مرکوز کردی جائے پھر عاشق کو خیال آئے کہ یار میں تو نماز میں ہوں مگر عشق کے ہاتھوں مجبور ہے اگر یہ توجہ ہٹاتا ہے تو مناسب نہیں لگتا کہ میں رحمت کائنات کا غلام ہوکر کیسے آپ کے خیال وتوجہ کو ترک کروں تو پھر کیا یہ بات مناسب ہے؟

الزامی جواب

اکابرین امت سے الزامی جواب

(1) کبیری شرح منیہ میں ہے

اگر نمازی نے اپنی مناجات میں غیر خدا کی طرف توجہ کی تو خدا تعالیٰ کا غضب بڑھ جاتا ہے اس پر۔ صفحہ 420

(2) حجۃ الاسلام امام غزالیؒ لکھتے ہیں

ایک بار سیدہ عائشہؓ نے فرمایا نماز کے وقت ہم آپس میں ایک دوسرے کو قطعی بھول جاتے ہیں کہ کون ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت مجھے نہ پہچانتے تھے اور میں انہیں (کیمیائے سعادت ص 165 بیان ارکان نماز)

(3) صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں

کسی متبرک مقام میں جہاں صلحا کی قبریں ہوں نماز پڑھنا بھی اس ممانعت (لعن اللہ الیہود والنصاری) میں شامل ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم اسکا سبب ہو اس لیے کہ اس میں شرک خفی ہے۔ (مجالس الابرار مجلس نمبر 117)

اسکی تصدیق وتائید شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاوٰی عزیزی میں کی ہے۔

رضا خانی حضرات سے الزامی جواب

(1) مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ا کسی خاص شخص کی بزرگی اور عظمت کا اتنا قوی احساس ہو کہ اس کو خدا سے غافل کردے۔

(ضیاءالاسلام۔ص32)

(2) مقبولان خدا کیلئے خدا کی ہستی کے سوا کسی غیر کو طلب کرنا تو درکنار بلکہ دل میں اس کا خیال لانا بھی گناہ ہے۔ (استمداد۔ازعبادالرحمان۔ص39)

(3) بریلوی جید عالم شہزاد مجددی لکھتے ہیں حضرت ابوالحسین نوری نے ایک شخص کو اذان دیتے سنا تو فرمایا خدا تجھے نیزہ مارے اور موت کا زہر دے اور ایک کتے کو بھونکتا سنا تو لبیک کہا۔

(شرف ملت نمبر۔ص149)

(4) مرادآبادی صاحب لکھتے ہیں سورہ مزمل کی آیت نمبر 8 کی تفسیر میں لکھتے ہیں عبادت میں انقطاع کی صنعت ہو کہ دل اللہ تعالٰی کے سوا کسی اور کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ منقطع ہو جائے اس کی طرف توجہ ہے۔ (خزائن العرفان۔ص835)

(5) فاضل بریلوی لکھتے ہیں

نماز سے تعظیم قبر کا ارادہ یا بجائے کعبہ کے نماز میں استقبال قبر کا قصد ایسا ہو تو آپ ہی حرام بلکہ معاذ اللہ

نیت عبادت قبر تو صریح شرک و کفر ہے (فتاوی رضویہ قدیم ج 3 ص 421)

(6) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں نماز میں توجہ پر زور دیتے ہوئے کہ

دل کو اس (خدا کی) طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کی باطل کر دیتا ہے۔ جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اسے اپنی ہم کلامی سے شرف فرمائے اور عین اسی حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اسکی طرف متوجہ ہے ایک کناس (خاکروب) کی طرف دیکھنے لگے۔ (الکلام الاوضح۔ص 345)

(7) ایک جگہ لکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کی تفصیل میں کہ معنی اللہ اکبر کے یہ ہیں خدا تعالی بہت بڑا ہے اگر اس معنیٰ کو نہیں جانتا تو جاہل ہے۔ اور جو جانتا ہے اور اسکا دل خدا کے حضور میں دوسرے کی یا اپنی بڑائی اور بزرگی کیطرف مائل ہے وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے بزرگ تر ہے۔ در حقیقت معبود اس نامراد کا وہی ہے جسکی طرف وہ متوجہ ہے۔ (الکلام الاوضح۔ص 349)

(8) فاضل بریلوی لکھتے ہیں نماز میں احتلام ہوا اور سلام پھیرنے تک منی نہ نکلی نماز ہوگئی

(احکام فتاوی رضویہ۔ص 42)

اور

دیکھ کر قرآن پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (فتاوی رضویہ۔۔بہار شریعت)

کیا قرآن پڑھنا احتلام ہونے سے بھی۔ - - - - - - -